السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عھنا سے ہوا تھا؟ ائمہ اہل سنت اور اہل تشیع کی کتاب سے با دلائل ثابت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سیدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا جو کہ سیدہ فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں، بلاشبہ اُن کا نکاح حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہا سے ہوا اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف فریقین محدثین و مؤرخین کو بغیر کسی تردد کے ہے اور ہر دو مکتب فکر کی معرکہ آراء کتب میں اس کا ذکر موجود ہے۔ پہلے اہل سنت کے محدثین و مؤرخین کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں، پھر شیعی محدثین و مؤرخین کے حوالہ جات درج کیے جاتے ہیں۔

قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ المَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ : يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، فَقَالَ عُمَرُ : «أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ»، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »)) ((«[ص :34]، قَالَ عُمَرُ : «فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا القِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ

ثعلبہ بن ابی مالک کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں تو ایک عمدہ چادر بچ گئی۔ اُن کے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا 'امیر المومنین! یہ چادر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجئے' اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا جو کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے کہا اُم سلیط زیادہ حقدار ہے وہ انصاری عورت تھیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اُم سلیط جنگ اُحد کے دن ہمارے لئے مشکیں لادلاد کر لاتی تھیں۔'' (صحیح بخاری باب حمل النساء القرب الی الناس فی الغزو/کتاب الجہاد (۲۸۸۱) وباب ذکر ام سلیط کتاب المغازی ۲/۵۸۶)

شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں؛

(كَانَ عُمَرُ قَدْ تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ وَلِهَذَا قَالُوا لَهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ قَدْ وَلَدَتْ فِي حَيَاتِهِ وَهِيَ أَصْغَرُ بَنَاتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ (فتح الباری شرح صحیح بخاری 6/79 کتاب الجہاد

کہ سیدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سیدنا عُمر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور اُن کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ اس لئے لوگوں نے ان کو بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا۔ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پیدا ہوئی تھیں اور یہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔
امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ و شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی اس تصریح سے واضح ہوا کہ سیدہ اُم بنت علی رضی اللہ عنہا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

"ووضعت جنازة ام كلثوم بنت علي امرأة عمر بن الخطاب وابن لها يقال له زيد وضعا جميعا والإمام يومئذ سعيد بن العاص"

اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا جو کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں۔ ان کا اور ان کے بیٹے زید کا جناہ اٹھا رکھا گیا اور اس دن امام سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے۔
امام ابنِ حزم جمہرۃ النساب العرب ۳۷، ۱۵۲ پر رقمطراز ہیں۔

"وتزوج ام كلثوم بنت علي بن أبي طالب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب فولدت له زيد ام يعقب ورقية"

اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں ان سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے نکاح کیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہا کا ان سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی رُقیہ پیدا ہوئی۔
امام طبریؒ نے اپنی کتاب تاریخ الامم والملوک ۲/۵۶۴ پر لکھا ہے کہ:

"وتزوج ام كلثوم بنت علي بن أبي طالب وأمها فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فولدت له زيدا ورقية"

اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عھنا جن کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس سے زید اور رقیہ پیدا ہوئے۔
امام ابن عبد البر نے الاستعیاب علی ھامش اصابہ ۴/۴۹۰ پر مذکورہ بالا عبارت کی طرح ہی لکھا ہے۔ ائمہ اہل سنت کی ان تصریحات سے واضح ہوا کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور اس سے زید اور رقیہ پیدا ہوئے۔ اب شیعہ ائمہ کی تصریحات ملاحظہ کریں۔
سب سے پہلے ہم شیعہ کی معتبر کتاب کافی کی عبارت پش کرتے ہیں جو ان کے ہاں بخاری شریف کے پایہ کی کتاب سمجھی جاتی ہے اور بعض شیعی محدثین کی تصریح کے مطابق یہ وہ کتاب ہے جو محمد بن یعقوب کلینی '' صاحب کافی '' نے لکھنے کے بعد امام مہدی کے پاس غار میں پش کی تو انہوں نے کہا:

ہذا کاف لشیعتنا" یہ کتاب ہمارے شیعوں کیلیئے کافی ہے۔"

:شیعہ کا ثقہ الاسلام محمد بن یعقون کلینی فروع کافی باب تزویج ام کلثوم کتاب النکاح ۳۴۶/۵ پر لکھتا ہے

"عن أبی عبداللہ علیہ السلام فی تزویج أم کلثوم فقال إن ذالک فرج غصبناہ "

امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ آپ سے اُم کلثوم کے نکاح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے کہا یہ ایک رشتہ تھا جو ہم سے چھین لیا گیا۔

یہی مؤلف فروع کافی باب المتوفی عنہا زوجہا الدخول بہا أین تعتد زنا یجب علیہا ۱۱۵/۲ کتاب الطلاق میں راقم ہے۔

"عن عبداللہ بن سنان عن أبی عبداللہ قال سألتہ عن المرأۃ المتوفی عنہا زوجہا أین تعتد فی بیتہا أو حیث شاءت ؟ ثم قال إن علیا صلوات اللہ علیہ لما مات عمر أتی أم کلثوم فأخذ بیدہا فانطلق بہا إلی بیتہ "

عبداللہ بن سنان امام صادق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے مسئلہ دریافت کیا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ عدت کہاں گزارے ؟اپنے شوہر کے گھر بیٹھے یا جہاں مناسب خیال کرے وہاں بیٹھے ؟
تو آپ نے جواب دیا جہاں چاہے عدت گزار لے کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنھا جب فوت ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنھا اپنی بیٹی اُم کلثوم (بیوی عمر رضی اللہ عنھا) کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے گھر لے گئے۔
فروع کافی ۱۱۶/۶ میں یہی روایت امام جعفر صادق سے روایت سلیمان بن خالد بھی رموعی ہے۔
شیعوں کے شک الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی کتاب تہذیب الاحکام میں فروع کافی سے اِن دونوں روایتوں کو اِسی طرح نقل کیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کتاب شیعوں کے ہاں صحیح مسلم کے پائے کی ہے۔
اسی طرح ابو جعفر محمد بن حسن طوسی نے اپنی دوسری کتاب الاستبصار ۳۵۲/۳ (جو کہ شیعوں کی صحاب اربعہ میں شمار ہوتی ہے) میں بھی اس روایت کو درج کیا ہے۔

عن جعفر عن أبیہ قال ماتت ام کلثوم بنت علی وا بنہا زید بن عمر بن الخطاب فی ساعۃ واحد لا یدری أیہا ہلک قبل ولم یورث أحدہما من الأخرۃ و صلی علیہما جمیعا "تہذیب الاحکام کتاب المیراث "

9/262,263)
امام جعفر صادق اپنے والد محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ اُم کلثوم بنت علی اور اس کا بیٹا زید بن عمر بن خطاب دونوں ماں بیٹا ایک ہی وقت میں فوت ہوئے اور یہ علم نہ ہو سکا کہ دونوں میں سے پہلے کون فوت ہوا اور ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کا وارث نہ بن سکا اور ان دونوں کی نمازِ جنازہ بھی اکھٹی پڑھی گئی۔
:شعیہ فقہ کی معتبر کتاب شرائع السلام کی شرح ایک شیعی عالم سلاک نے لکھی ہے وہ صاب شرائع کے اس قول "یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والھاشمیۃ" وبالعکس کے تحت لکھتا ہے

"زوج علی ابنۃ أم کلثوم من عمر"
عربی عورت کا عجمی مرد سے نکاح جائز ہے اور اسی طرح ہاشمیہ عورت اغیر ہاشمی سے مرد ہے اور اِس کے بالعکس بھی جائز ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی بیٹی اُم کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنھا سے کیا تھا۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ